50074-کیا کفار کے تہواروں کے متعلقہ تحفے فروخت کرنا جائز ہیں؟

سوال

ایک شیشہ فیکٹري جہاں عطر کی بوتلیں اور شمع دان وغیرہ بنتے ہیں اور انہیں دوسرے ممالک میں فروخت کیا جاتا ہے مجھے یہ اشیاء باہر بھیجنے کا انچارج بنانے کی پیش کش کی گئی ہے، لیکن فیکٹري مجھ سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ نصاري کے کرسمس کے تہوار کے موقع پر کچھ خاص تحفے تیار کروں مثلا صلیبیں اور مجسمہ جات، توکیا یہ کام کرنا جائز ہے، اس لیے کہ اللہ تعالی نے مجھے قلیل علم سے نوازا اور قرآن مجید حفظ کرنے کی سعادت بخشی ہے جس کی بنا پر میں اللہ تعالی سے اس معاملہ میں ڈرتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

کسی بھی مسلمان کے لئے کفار کے تہواروں میں شرکت کرنا جائز نہیں چاہے وہ شرکت وہاں ان کے ساتھ حاضر ہوکر کی جائے یا پھر ان کے لیے وہ تہوار منانا ممکن بنایا جائے یا کوئی ایسی چیز اور سامان فروخت کیا جائے جس کا ان کے اس تہوار سے تعلق ہو یہ سب کچھ ناجائز ہے.

شیخ محمد بن ابراھیم رحمہ اللہ تعالی نے وزیر تجارت کو یہ لیٹر لکھا جس میں انہوں یہ مندرجہ ذیل کلمات کہے:

محمد بن ابراہیم کی طرف سے جناب وزیر تجارت حفظہ اللہ کی جانب:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

وبعد:

ہمیں بتایا گیا ہے کہ پچھلے برس کچھ تاجروں نے عیسائیوں کے لیے سال نو کے موقع پر خاص طور پر ان کے اس تہوار کے لئے باہر سے کچھ ہدیے وغیرہ منگوائے اور ان ہدیہ جات میں عیسائی تہوار (کرسمس) کا درخت بھی شامل تھا، اور کچھ مقامی لوگ ہمارے اس ملک میں ان کے تہوار میں شرکت کرنے کے لئے اسے خرید کر اجنبی عیسائیوں کو یہ پیش بھی کرتے رہے ہیں.

اور یہ ایک منکر اور برا ہے اور ان کے لائق نہیں تھا کہ وہ ایسا کام کریں اور ہمیں اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اس کے ناجائز ہونے کا علم رکھتے ہیں، اور یہ بھی علم رکھتے ہیں کہ اہل علم اس پر متفق ہیں کہ اہل کتاب اور مشرکین کے تہواروں میں شرکت کرنے سے پرہیز کرنا اور بچنا چاہیے.

اس لئے ہم آپ سے یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ اس طرح کے ہدیہ جات اور ان اشیاء کو جو ان کے تہواروں میں اسعمال ہوتی ہیں انہیں ملک میں لانے سے منع کرنے کا حکم جاري کرینگے.

دیکھیں: فتاوي الشیخ محمد بن ابراہیم (3/105).

شیخ بن باز رحمہ اللہ تعالی کو مندرجہ ذیل سوال پوچھا گیا:

کچھ مسلمان عیسائیوں کے تہواروں میں شرکت کرتے ہیں آپ اس بارہ میں کیا راھنمائی کریں گے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

کسی بھی مسلمان مرد یا عورت کے لئے نصاري یا یہودیوں یا دوسرے کفار کے تہواروں میں شرکت کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اسے ترک کرنا واجب اور ضروري ہے، اس لیے کہ "جس نے بھی کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وانہیں میں سے ہے" اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی مشابہت کرنے سے ڈرایا ہے اور ان کے اخلاق اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے.

اس لئے مومن مرد و عورت کو چاہیئے کہ وہ اس سے بچ کر رہے، اور کسی مرد اور عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ ان کے تہواروں میں کسی بھی طرح کا تعاون کرے کیونکہ یہ تہوار غیر شرعي اور اور شریعت اسلامیہ کے مخالف ہیں، لہذا ان میں کسی بھی قسم کی شرکت کرنا جائز نہیں، اور نہ ہی ان تہواروں کو منانے والوں سے کوئی تعاون کرنا جائز ہے، اور نہ ہی ان کا کسی بھی طرح سے مساعدہ اور مدد کرنی جائز ہے نہ تو چائے اور قہوہ بنا کر اور نہ ہی اس کے علاوہ کسی اور چیز کے ساتھ مثلا برتن وغیرہ.

اور اس لئے بھی کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

.{اور تم نیکی اور تقوي کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہو اور گناہ اور برائی کے کاموں میں تعاون نہ کرو اور اللہ تعالی سے ڈرجاؤ یقینا اللہ تعالی بہت سخت سزا دینے والا ہے}.

لہذا کفار کے تہواروں میں کسی بھی طرح کی شرکت کرنا گناہ اور برائی کے کاموں میں تعاون کی ایک قسم ہے.

دیکھیں: مجموع فتاوي الشیخ ابن باز(405/6).

صدي کے تہواروں میں شرکت کے متعلق مستقل فتوي کمیٹی کے علماء کا بیان ہے:

شیم: مسلمان کے لئے کفار کے تہواروں میں کسی بھی طرح کا تعاون کرنا جائز نہیں ہے، اور اس میں: ان کے تہواروں کو مشہور کرنا، اور اس کا اعلان کرنا، اور ان تہواروں میں اس نئ صدي کا تہوار بھی شامل ہے، اور کسی بھی وسیلہ اور طریقہ سے ان تہواروں کی دعوت دینی جائز نہیں، چاہے وہ پرنٹ میڈیا کے ذریعہ ہو یا الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ یا کوئی بھی وسائل اعلام کے ذریعہ ہو، یا رقمی تختیاں اور گھڑیاں نصب کر کے، یا پھر یادگاري کپڑے اور دوسري یادگاري اشیاء جاري کرنا، یا سکولوں کی کاپیاں اور کارڈ چھاپنے، یا تجارتی ریٹوں میں کمی کر کے سیل لگانا یا مالی انعامات رکھنے، یا کھیلوں کا انعقاد کرنا، یا اس کی کوئی خاص علامت نشر کرنا. اھ

تو اس بنا پر میرے بھائی آپ کے لئے ایسی اشیاء تیار کرنے میں شرکت کرنی جائز نہیں جو ان کے تہواروں میں استعمال ہوتی ہوں، بلکہ آپ اللہ تعالی کے لئے اس ملازمت کو ترک کردیں، ان شاء اللہ تعالی آپ کو اس سے بہتر اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا.

واللہ اعلم.